2021-22

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ISSN 2349-3437

₹ 20/-

اگست 2021

ماہنامہ

پیش رفت

نئی دہلی

پیش نامہ

آزادی کا اسلامی تصور

مقالات:

- اردو زبان میں غیر مسلموں کی سیرت نگاری
- علامہ اقبال کا تصورِ وطنیت و قومیت
- اردو غزل کا تخلیقی سفر

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

PRINCIPAL
... Hingoli.
Ta & D... M.S.

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

ادارۂ ادب اسلامی ہند

کا ترجمان

تعمیری ادب کا نمائندہ

ماہنامہ

پیش رفت

نئی دہلی

ISSN 2349-3437

(یو جی سی کیئر لسٹ میں شامل مجلّہ)

مدیر	مدیر منتظم
ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی	ڈاکٹر محمد نعیم فلاحی

جلد: ۲۹ شمارہ : ۰۱ اگست ۲۰۲۱ء

فی شمارہ	سالانہ	بیرون ملک سالانہ
-/20 روپے	-/220 روپے	-/1500 روپے

رابطہ برائے ادارتی امور:

peshraft@gmail.com

انتظامی امور: محمد ساجد ندوی - 8709108154

چیک/ڈرافٹ پر صرف "PESHRAFT" لکھیں۔

Union Bank of India

A/c No. 584501010050385, IFSC:UBIN0558451

Jamia Nagar, New Delhi - 25

زر تعاون اور مراسلت کا پتا:

Peshraft Monthly

D-321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave

Jamia Nagar, New Delhi-110025

Email: peshraft@gmail.com, Website: www.peshraft.in

نوٹ: تخلیق کار کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ترتیب

پیش نامہ ۵

حمد ڈاکٹر رؤف خیر ۶

نعت حیدر مظہری ۶

مقالات

اردو زبان میں غیر مسلموں کی سیرت نگاری ڈاکٹر محمد ارشد ۷

علامہ اقبال کا تصور وطنیت و قومیت ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ۱۰

اردو غزل کا تخلیقی سفر ڈاکٹر عالیہ کوثر علی شاہ خان ۱۳

مولانا حسرت موہانی: جنگ آزادی...... منظور وقار ۱۷

مرثیہ کے چنیدہ معماروں میں مقام سودا ڈاکٹر سلمیٰ رفیق ۲۰

نئی غزل اور نئے محبت نامے ڈاکٹر سرفراز عالم ۲۴

اقبال مجید کی افسانہ نگاری محمد شاہد زیدی ۲۷

زندگی تیری سراپا سوز بھی! نعمان بدر فلاحی ۳۰

پیغام آفاقی کی فکر و تخیل...... محمد الیاس انصاری ۳۳

شعر و نغمہ

جناب صدیق حسنؒ انتظار نعیم ۱۹

ایک بنگالی نظم رئیس احمد نعمانی ۴۰

آفریں مصداق اعظمی ۴۸

وہ ایک صبح انس مسرور انصاری ۵۱

سوز و ساز

یوسف راز، راشد جمال فاروقی ۳۵

ڈاکٹر آفاق فاخری، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن ضیا مدنی ۳۶

قاضی انصار، رشید قریشی ۳۷

سردار پنچھی، عبدالغفار خاں مختار ۳۸

منصور قاسمی، مناظر حسن شاہین ۳۹

نقش و نور

لو جہاد پروفیسر اسلم جمشید پوری ۴۱

مسافر کی دستک نیاز جیراجپوری ۴۷

سرکس کا بندر محمد طارق ۴۹

مقصد حیات شہانہ اقبال ۵۲

نقد و تبصرہ ۵۴

جہان ادب ۵۷

تاثرات ۵۸

PRINCIPAL
Shivaji College, Hingoli.
Tq & Dist. Hingoli (MS.)

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

علاّمہ اقبال کا تصور وطنیت وقومیت

ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراھیم

اسوسی ایٹ پروفیسر شیواجی کالج ہنگولی مہاراشٹر، موبائل: 9975645187

علامہ اقبال وطن دوست ہیں، لیکن وطن پرست نہیں ہیں۔ اور وہ اس لیے کہ اسلام نے حب وطن کو ایمان کا تقاضہ سمجھتے ہوئے بھی اس کی پرستش، بے جا طرفداری اور اس کے لیے اندھی عصبیت سے روکا ہے۔ اسلام نے صرف وطن کی اندھی عقیدت سے نہیں روکا بلکہ رنگ و نسل، زبان و تہذیب کی عصبیت اور تعصب سے بھی منع کیا ہے۔ وہ انسان کو چھوٹے چھوٹے گھروندوں میں قید نہیں کرتا بلکہ وہ انھیں بین الاقوامی انسانی برادری کی شاہراہ پر لا کھڑا کرتا ہے۔ آج کل جو قومیت اور وطنیت کا غلغلہ ہے جس کا سر چشمہ یورپ ہے۔ علامہ اقبال کی نظر میں شرک و بت پرستی سے کم نہیں۔ انھیں اسلام اور قوم پرستی میں کھلا تضاد نظر آتا ہے اور اسی لیے وہ اسے غارت گر دین سے تعبیر کرتے ہوئے مذہب کا کفن قرار دیتے ہیں۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

اس سلسلے میں ابتدا ہی سے علاّمہ اقبال کا ذہن بالکل صاف تھا کہ وہ قومیت اور وطنیت کے بالکل قائل نہیں تھے۔ 1905 کے بعد کا کلام اس دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ سفر یورپ سے قبل علاّمہ اقبال کچھ حد تک وطن پرستی کے قائل ضرور رہے ہوں لیکن یورپ میں جا کر انھوں نے مختلف قوموں کے باہمی رشک و رقابت کے جن مناظر کا مشاہدہ کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو بہت ہی تنگ، محدود مادی نظریہ ہے، یہ تو بحر بے کراں پیدا نہیں کرتا بلکہ چھوٹی چھوٹی نہریں پیدا کرتا ہے، اس لیے کہ فرد قائم ربط ملت سے ہے۔ اس سے اخوت، محبت اور انسانیت کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے اور صرف قومیت کا ڈھانچہ باقی رہ جاتا ہے۔ یورپ سے واپسی کے بعد انھوں نے اپنے نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں ساجی اتحاد کے لیے وطن کو ایک بنیاد سمجھتا تھا، اس لیے خاک وطن کا ہر ذرہ مجھے دیوتا دکھائی دیتا تھا، اس وقت میرے خیالات مادیت کی طرف مائل تھے، سوائے وطن کے مجھے انسانوں میں اتحاد کے لیے کوئی دوسرا ذریعہ دکھائی نہیں دیتا تھا، اب میں تو صرف ازلی اور ابدی روحانی بنیادوں پر متحد کرنا چاہتا ہوں اور جب بھی میں اسلام کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میری مراد اس سے یہی روحانی نظام ہے، اسلام اور مسلم میرے لیے خاص اصطلاحات ہیں جن کو میرے خیالات سمجھنے کے لیے اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔"

'بانگ درا' میں علاّمہ اقبال نے اپنے نقطۂ نظر کو بالکل واضح کر دیا تھا کہ ملت اسلامیہ کی طاقت، کسی وطن سے نہیں بلکہ توحید اور وحدت ملت سے ہے، ان کا خیال ہے کہ پوری کائنات، انسانی اولوالعزمیوں کی جولان گاہ ہے۔ اور اسی لیے کسی مقام و سرزمین سے خود کو باندھ لینا خود کی تباہی اور آزادی کو کھو دینے کے مترادف ہے۔ علاّمہ اقبال کا کہنا ہے کہ ہجرت کا اصول انسان کو عالمی انسانیت اور عالمگیر انسانی برادری کا ایک عظیم سبق تھا، جسے درس گاہ نبوی نے دیا۔ قوم پرستی اور وطن کی بے جا طرف داری سے قوموں میں رقابت و عداوت پیدا ہوتی ہے۔ ظلم و زیادتی، استحصال، لاقانونیت کا بول بالا ہو جاتا ہے۔ جس کی کئی زندہ مثالیں دنیائے عالم کے نقشے پر ہمیں دکھائی دیتی ہیں۔ اپنی نظم 'وطنیت' میں انھوں نے بہت ہی صاف انداز میں اسے پیش کیا ہے۔ نظم کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے
گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے
اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

اس نظم کے ذریعے علامہ اقبال مسلمانان عالم کو سمجھانے کی

PRINCIPAL
Shivaji College, Hingoli
Tq & Dist Hingoli (MS

Scanned with OKEN Scanner

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

کوشش کی ہے کہ ملت اسلامیہ کی اساس ایمان وعقیدہ اور رسالت محمدیؐ کی ابدیت وآفاقیت پر ہے۔ نیز ان کی قوت کا سرچشمہ ان کی مذہب کے ساتھ وابستگی اور ملی اتحاد پر اعتماد ہے۔ ان کا مذہب اور مقام ہر زمانے کے لیے ہے۔ قومیت اور وطنیت کا یہ جو بت ہے وہ نئی تہذیب کی پیداوار ہے اور یہی وہ بت ہے جو کاشانۂ دین نبویؐ کو غارت کرنا چاہتا ہے۔ یہی وہ بت ہے جس نے مسلمانوں کے درمیان جب قدم رکھا تو امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور پھر قومیت کا نظریہ پروان چڑھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خلافت کی قبا کو تار تار کر دیا گیا۔ مسلم نوجوان جو یورپ میں تعلیم حاصل کرنے گئے تو ان کے اذہان کو اسلام مخالف نظریات سے زہر آلود کیا گیا۔ اور انھیں اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا۔ حالاں کہ مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد، توحید خالص تھی۔ ان کا بازو توحید کی قوت سے قوی ہوتا ہے۔ اسلام ان کا دیس ہے۔ ان کے نزدیک وطن کا محدود تصور نہیں ہے۔ اسلام کا آفاقی تصور ہے۔ وہ کسی ایک مقام میں قید ہو کر زندگی بسر نہیں کرتے۔

لہٰذا مسلمانان عالم کو چاہیے کہ وہ سارے زمانے کو اس بات کا نظارہ کرا دیں کہ اسلام ہی ہمارا سب کچھ ہے۔ اور اس وطنیت و قومیت کے بت کو مصطفویؐ نظام میں ملیامیٹ کر دیں۔ جب سارے عالم میں نظام اسلامی قائم ہو جائے گا، مصطفویؐ نظام رائج ہو جائے گا تو پھر ہر طرف امن وامان، خوشحالی کا غلغلہ ہوگا۔ اگر ہم نے اس نظام مصطفویؐ سے روگردانی کی تو ہم اخلاقی اور اصولی اعتبار سے کہیں کے بھی نہیں رہیں گے۔ اس لیے انھوں نے اسلام کے اس روحانی نظام کو قبول کرنے کی بات کی ہے۔

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا
یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا
بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی رہے باقی

حضرت ابراہیمؑ سے جن کی ذات سے مسلمانوں کا وجود وابستہ ہے قریب تر کرنا چاہا ہے نیز بتان رنگ وخوں کو توڑنے کے بعد وسیع تر ملت میں گم ہو جانے کی بات کی ہے۔ جسے حضرت ابراہیمؑ نے قائم کیا تھا اور جس کا ذکر قرآن نے بار بار کیا ہے۔

علامہ اقبال نے اپنی نظم وطنیت میں وطنیت کا تجزیہ ایک سیاسی تصور کی حیثیت سے کیا ہے۔ وہ 'رموز بیخودی' میں اسلام کے رکن اساسی توحید کو امت اسلامیہ کے تصورات عالمی انسانی برادری کی تشکیل کا بنیادی نکتہ قرار دیتے ہیں۔ وہ مغرب کے سیاسی نظریہ وطنیت پر بحث کرتے ہیں اور اسے مذہب اور سیاست کی علاحدگی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اور میکاولی کے باطلانہ افکار کا نتیجہ بتاتے ہیں۔

انھوں نے ماڈرن ریویو کلکتہ میں مولانا حسین احمد مدنی کے جواب میں تحریر کردہ مضمون میں مولانا کے اس بیان پر کہ اقوام کی تشکیل اوطان سے ہوتی ہے، زیادہ واضح طور پر اپنے نظریہ وطنیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"میں نظریہ وطنیت کی تردید اس زمانے سے کر رہا ہوں جب دنیائے اسلام اور ہندوستان میں اس نظریہ کا کچھ ایسا چرچا بھی نہ تھا۔ مجھ کو یورپی مصنفوں کی تحریروں سے ابتدا ہی سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی تھی کہ یورپ کے ملوکانہ اغراض اس امر کے متقاضی ہیں کہ اسلام کی وحدت دینی کو پارہ پارہ کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی حربہ نہیں کہ اسلامی ممالک میں فرنگی نظریہ وطنیت کی اشاعت کی جائے۔"

علامہ اقبال کے نزدیک وطنیت عالمگیر انسانی اخوت کے راستے کا پتھر ہے، جسے صرف اسلامی تعلیمات سے ہی راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے، جو عالم انسانی کو رنگ و نسل اور قبیلے کی قیود سے آزاد کر کے ایک ہمہ گیر عقیدے کے ذریعے ایک لڑی میں پرو دیتی ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ قومیت ایک سیاسی نظام کی حیثیت سے قطعاً غیر انسانی اقدار پر مشتمل ہے۔ اس سے بلا وجہ مناقشات اور تنازعات کی بنا پڑتی ہے۔ اپنی نظم 'وطنیت' میں انھوں نے اسی تصور کا تجزیہ کیا ہے۔

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

علامہ اقبال کا تصور ملت، اسلامی تعلیمات کے مطابق اخوت اور بھائی چارے کے وسیع نظام کے قیام سے ہیئت اجتماعیہ اسلامیہ قائم

PRINCIPAL
Shivaji College, Hingoli
Tq & Dist. Hingoli (MS.

SHIVAJI COLLEGE • HINGOLI •

کرنے سے عبارت ہے۔عقیدے کی بنیاد پر اقبال کا تصور قومیت دو دائروں میں گھومتا ہے۔ایک مقامی دائرہ جس میں مقامی جغرافیہ اہمیت رکھتا ہے۔دوسرا دائرہ وسیع تر وطن کا ہے۔علامہ اقبال کا تصور وطنیت و قومیت عقیدۂ امامت و خلافت کا پرتو ہے۔اور اس کی اساس عقیدۂ توحید و رسالت پر قائم ہے اور اسی سے اخوت بھی ملتی ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامن دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

بلکہ علامہ اقبال نے بذات خود مذہب کو وطن قرار دیا ہے۔

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے

روشن خیالی اور صحت مندانہ اختلاف رائے سے زندگی آگے کی طرف سفر کرتی ہے اور اجتماعی زندگی میں تغیر و تبدل سے اقوام کی تقدیر تغیر پذیر ہوتی ہے۔قناعت کے بجائے بہتر زندگی کے لیے جدو جہد ملت اسلامیہ کے لیے از بس ضروری ہے۔وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہیئت اجتماعیہ اسلامیہ قائم کرنے کے لیے دنیا کے تمام مسلمان ممالک کو ایک لڑی میں پرونے کے خواہشمند ہیں۔

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

(طلوع اسلام)

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

(طلوع اسلام)

علامہ اقبال کے نزدیک اسلام ایک ازلی، ابدی، آفاقی اور عالمگیر نوعیت کا پیغام ہے اور ہر زمانہ، ہر قوم کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے اس لیے اس کے پیروکاروں کو چاہیئے کہ وہ تمام تر امتیازات کو ختم کر کے ملت واحدہ میں تبدیل ہو کر جسد واحد کی طرح بن جائیں۔آج مسلم ممالک کے اتحاد میں جو بات رکاوٹ بن رہی ہے وہ ان کی حد بندیاں ہیں۔چوں کہ ان کی تشکیل مغربی نظریۂ وطنیت کی بنیاد پر ہوئی ہے۔وہ مغربی وطنیت کے تصور پر قائم اس دور کی لیگ آف نیشنز پر طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اس دور میں قوموں کی محبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریق ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملّت آدم
مکہ نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کی جمعیت آدم

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اپنی کتاب 'اقبال ایک مطالعہ' میں اقبال کا قول نقل کرتے ہیں:

"قدیم الایام سے اقوام اوطان کی طرف اور اوطان اقوام کی طرف منسوب ہوتے چلے آئے ہیں، ہم سب ہندی ہیں، اور ہندی کہلاتے ہیں۔کیوں کہ ہم سب کرۂ ارضی کے اس حصے میں بود و باش رکھتے ہیں، جو ہند کے نام سے موسوم ہے، علی ہذا القیاس، چینی، عربی، جاپانی، ایرانی وغیرہ۔"

وطن محض ایک جغرافیائی اصطلاح ہے، اور اس حیثیت سے اسلام سے متصادم نہیں ہوتا، ان معنوں میں ہر انسان فطری طور پر اپنے جنم بھومی سے محبت رکھتا ہے، اور اپنی بساط کے بقدر اس کے لیے قربانی کرنے کو تیار رہتا ہے، مگر زمانۂ حال کے سیاسی لٹریچر میں وطن کا مفہوم محض جغرافیائی نہیں بلکہ 'وطن' ایک اصول ہے، ہیئت اجتماعیہ انسانیہ کا اور اس اعتبار سے ایک سیاسی تصور ہے۔چوں کہ اسلام میں ہیئت اجتماعیہ انسانیہ کا ایک قانون ہے۔اس لیے جب لفظ وطن کو ایک سیاسی تصور کے طور پر استعمال کیا جائے تو وہ اسلام سے متصادم ہوتا ہے۔

کتابیات:

۱۔رسالہ اردو' اقبال نمبر' ص ۹۳۹
۲۔روح اقبال ڈاکٹر یوسف حسین خان ص ۲۹۷
۳۔اقبال ایک مطالعہ۔ڈاکٹر غلام حسین ذولفقار
۴۔ادبی، فکری تحریکات اور اقبال۔ڈاکٹر خالد اقبال یاسر
۵۔نقوش اقبال۔مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
۶۔اقبال کامل۔مولانا عبدالسلام ندویؒ
۷۔مسئلہ قومیت۔مولانا سید ابوالاعلی مودودیؒ
۸۔کلیات اقبال۔علامہ محمد اقبال

000

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

PRINCIPAL
Shivaji College.Hingoli
Tq & Dist.Hingoli (MS)

Scanned with OKEN Scanner